نقشِ آغاز

مولانا راشد الحق سمیع

دفاع پاکستان کونسل کی کامیاب عوامی بیداری تحریک پر

امریکہ اور اس کے حواریوں کا واویلا

الحمدللہ نوزائیدہ دفاع پاکستان کونسل کی چند ماہ قبل شروع کی گئی امریکی غلامی کے خلاف بپا کردہ عوامی تحریک اور جدوجہد دن بدن پھیلتی پھولتی چلی جارہی ہے اور پوری قوم میں امریکہ' نیٹو اور عالمی اتحاد کے خلاف نفرت لاوے کی طرح پھٹ پڑی ہے۔ جس سے امریکہ' نیٹو کٹھ پتلی حکومت وقت' اس کے طفیلی' اتحادی اور بائیں بازو کی تمام سیکولر' لبرل جماعتوں پر لرزہ اور وحشت طاری ہوگئی ہے۔ اور دن بدن دفاع پاکستان کونسل تحریکِ آزادیٔ پاکستان کی طرح شہروں اور دیہاتوں اور زندگی کے ہر شعبے میں سرایت کرتی چلی جارہی ہے۔ خودداری' حمیت' آزادی جیسے قیمتی الفاظ جو پاکستانیوں کی زندگی کی کتاب سے حکمرانوں نے کھرچ کھرچ کر غائب کردیئے تھے' دفاع پاکستان کونسل نے انہیں نہ صرف زندہ کردیا ہے بلکہ ازسرنو نئے عنوانات اور سرخیوں سے اس میں اپنے خونِ جگر کی گرمی سے نئے رنگ بھی بھر دیئے ہیں۔ خیبر کے پہاڑوں سے لے کر کراچی کے ساحلوں تک کروڑوں عوام نے امریکی استعمار کے خلاف بپا کردہ مہم کا بھرپور خیر مقدم کیا ہے۔

دفاع پاکستان کونسل مختصر الفاظ میں پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کی پاسبان بن کر اٹھی ہے۔ یہ تحریک سیاسی مقاصد کے حصول یا انتخابی مہم جوئی کے لئے معرض وجود میں نہیں آئی بلکہ مملکت خداداد پاکستان جو گزشتہ دس گیارہ برس سے براہ راست امریکیوں کی ایک مقبوضہ کالونی بن چکی ہے اور اپنی تمام تر خودمختاری' آزادی اور وقار کو بے غیرت' بزدل اور ذاتی مفادات کے غلام حکمرانوں وسیاستدانوں کے گٹھ جوڑ کے باعث گروی رکھ چکی ہے اور حکمرانوں' اس کے اتحادیوں نے ملک وملت پر بزدلی کی ایک ایسی سیاہ رات مسلط کی ہوئی ہے جس کے بظاہر مقدر میں دور دور تک صبح امید اور آزادی کے سورج کے طلوع ہونے کے آثار نظر نہیں آرہے تھے۔ لیکن الحمدللہ قافلہ حریت' کاروانِ دعوت وآزادی کے چند باحمیت رہنماؤں اور موسمی سیاسی ہواؤں کے دوش کی مخالف سمت میں ہمیشہ پرواز رکھنے والوں' حکومتی وصدارتی ایوانوں میں ہمیشہ اعلائے کلمۃ اللہ کہلانے والوں کے اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی قبولیت کے باعث ابتدائی باہمی مشوروں کے بعد پوری قوم نے حکمرانوں کی گمراہ کن پالیسیوں اور امریکہ سے کامل آزادی حاصل کرنے کیلئے عملی جدوجہد کا آغاز کردیا اور اب یہ تحریک بتائید ایزدی عرب انقلاب کی طرح ملک بھر میں پھیل گئی ہے اور پاکستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں عالمگیر نوعیت کے امریکی مخالف مظاہرے کرچکی ہے۔ جس کی تپش اور حرارت براہ راست واشنگٹن میں قائم وائٹ ہاؤس اور پینٹاگون کے صدر مقام میں محسوس کی گئی ہے۔ گزشتہ 18 فروری کو امریکہ نے براہ راست دفاع پاکستان کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور عوامی بیداری مہم وسیاسی سرگرمیوں پر اپنی تشویش کا اظہار کردیا ہے اور جمہوریت کے چیمپئن ملک ۔ ۔ رت

پاکستان کو حکم دیا ہے کہ فوری طور پر دفاع پاکستان کونسل کی سیاسی سرگرمیوں اور مظاہروں پر پابندی عائد کی جائے کیونکہ دفاع پاکستان کونسل کی سرگرمیاں اب برداشت سے باہر ہورہی ہیں۔ اسی طرح وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے بھی دفاع پاکستان کونسل کی مقبولیت سے گھبرا کر اس کے خلاف کھل کر اپنے خبثِ باطن کا اظہار کردیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ این جی اووز اور مغربی مفادات کے علمبردار نام نہاد صحافیوں نے بھی دفاع پاکستان کونسل کی اٹھتی ہوئی تحریک کے خلاف منفی پروپیگنڈہ شروع کردیا ہے کیونکہ دفاع پاکستان کونسل کا سب سے بڑا ''جرم'' یہ ہے کہ اس نے دس سال سے سوئی ہوئی قوم کو کیوں امریکہ کے خلاف کھڑا کردیا ہے؟ اور غلامی و بزدلی کی تنی ہوئی چادر کو کیوں چاک کردیا ہے؟ افغانستان میں معصوم مسلمانوں کے قتل عام کے لئے دی جانے والی امریکہ اور نیٹو کی سپلائی کے راستے میں کیوں روڑے اٹکا رہی ہے؟ حکومت وقت کو عالمی کولیشن سے باہر نکالنے پر کیوں مجبور کررہی ہے؟ اور پاکستان میں ڈرون حملوں کے خلاف اس نے سنجیدہ احتجاج کیوں اپنالیا ہے؟ ان ''جرائم'' کی پاداش میں طرح طرح کے پروپیگنڈے اور الزامات دفاع پاکستان کونسل کی قیادت پر عائد کئے جارہے ہیں لیکن دفاع پاکستان کونسل کی تمام سنجیدہ قیادت نے ان جھوٹے اور منفی پروپیگنڈوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آگے بڑھنے کا فیصلہ کررکھا ہے اور اپنی جدوجہد و کاروان کو حقیقی منزل کی جانب گامزن کرنے میں شب وروز مصروف عمل ہے۔ دُکھ اس بات پر ہے دفاع پاکستان کونسل کی مخالفت میں چند اپنے بھی امریکہ، حکومت اور بائیں بازو کے ہمراہ مخالفت میں دوسری جانب سنگ اٹھائے کھڑے ہیں حالانکہ اب تو ان حضرات کو اس کارواں کا ساتھ دینا چاہیے تھا کیونکہ اس ملک میں اب واضح تقسیم ہوگئی ہے' ایک اِنٹی امریکہ اتحاد اور دوسرا پرو امریکہ اتحاد۔ درمیان والا راستہ جو مصلحت' سیاسی حکمت اور بینَ بین والی پالیسی اب مزید نہیں چلے گی۔ دراصل الزامات اور ''تحفظات'' کا اظہار کرنے والے خود گزشتہ دس برس سے امریکہ کے سب سے بڑے پٹھو جنرل پرویز مشرف کے اقتدار کا حصہ اور ایل ایف او کے ذریعے اُسکے اقتدار کو قانونی تحفظ فراہم کرنے والے بھی تھے۔ پھر اس کے بعد امریکہ کے پرویز مشرف سے بھی زیادہ وفادار ساتھی اور اتحادی صدر زرداری اور پیپلز پارٹی کے حکومت کے چار سال میں برابر کے شریک رہے۔ آج اگر انہیں مجاہد جنرل حمید گل کی شخصیت پر اعتراض ہے تو صدر زرداری اور پرویز مشرف کی ''سحر انگیز شخصیات'' میں انہیں کون سے ''جوہر'' نظر آئے۔ رہا ان کی جانب سے یہ اعتراض کہ اسٹیبلشمنٹ (فوج) کی تائید دفاع پاکستان کونسل کو حاصل ہے تو یہ قوم کو خوب معلوم ہے کہ اسٹیبلشمنٹ تاریخ کی بدترین اور کرپٹ ترین حکومت کی تمام تر کمزوریوں اور نااہلیوں کے باوجود اس کو بچانے میں لگی ہوئی ہے اور اسٹیبلشمنٹ بھی امریکی ناؤ میں اسی طرح براجمان ہے جس طرح کہ پیپلز پارٹی اور اسکے فطری اتحادی۔ باقی ایم ایم اے کی ''تعمیر و ترقی'' میں اسٹیبلشمنٹ کا کیا کردار رہا ہے یہ بھید بھی قوم اور اعتراض کرنے والے خود بہتر جانتے ہیں۔ بہرحال آزادی کا یہ کاروان اب منزل مقصود پر ہی جا کر رُکے گا اور امت مسلمہ اور تقدیرِ اُمم پر پڑی غلامی کی ڈھول کو بالآخر ہواؤں میں اُڑا دے گا۔

کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ　　مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ